© rasailojaraid.com

امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ
اور
جنگ پانی پت

(۵)

(از جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی)

شاہ نادر کے مخبروں نے یہ خبر گوش گذار کی ملکر ملہار کی ماتحتی میں پچیس ہزار مرہٹے سوار راستہ کو روکنے کے تئے آگئے ہیں شاہ درانی نے اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا اور شاہ پسند خاں جو حسین اور قوی الجثہ سردار افاغنہ تھا اس سے ارشاد فرمایا کہ اے شاہ پسند خاں آج مرہٹوں کی اس فوج کی تنبیہ اور تادیب تمہارے ذمہ ہے یہ لوگ ہمارا راستہ روکنے کے لئے پڑے ہوتے ہیں۔

خان مذکور نے آداب بجالا کر اپنے تین ہزار سواروں کو لے کر کوچ کر دیا اور مرہٹوں پر جا پڑا بڑے زور شور کا مقابلہ ہوا۔ انجام کار مرہٹے بھاگنے پر مجبور ہوئے اور شاہ پسند خاں مظفر و منصور اسی طرح حاضر حضوری شاہ درانی ہوا اس کے ہر ایک سپاہی کے ہاتھ میں مرہٹوں کے دو دو تین تین سر تھے وہ شاہ کے سامنے لاکر ڈال دیئے بادشاہ شاہ پسند خاں سے بہت خوش ہوا اور ہر سپاہی کی ہمت افزائی کی اور ہمکلامی کا ہر ایک کو شرف بخشا۔

بھاؤ نے جب بادشاہ کے دریائے جمنا سے عبور کرنے اور مرہٹوں کی فوج کے شکست پانے کا حال سنا تو اس کے دل پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ سرہند جاتا جاتا الٹا پانی پت کی طرف لوٹا اور شہر کے جانب شمال توپوں کا حصار لشکر کے گرد باندھا اور خوب عمیق و عریض خندق کھود کر خاک خندق سے ایک قلعہ لشکر کے چاروں طرف بنا لیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۹ رجمادی الاول کو بھاؤ پانی پت پہنچ کر حصار در خندق توپوں کے زنجیرہ سے فارغ ہوگیا تھا شاہ درانی سنبھالکہ کی سرائے سے چلا تو چند کوچ مغرب کی طرف کئے اور لشکر کے لاغر جانور اور بیکار سامان کو دانستہ پیچھے چھوڑتا گیا۔ مرہٹے یہ سمجھے کہ شاہ درانی ہماری افواج قاہرہ اور جمعیت کی کثرت دیکھ کر خوف زدہ ہوگیا۔ مقابلہ پر آنا نہیں چاہتا اور اسی طرح بھاگتا ہوا افغانستان چلا جائیگا انھوں نے پیچھے رہے ہوئے سامان کو لوٹنے کے لئے یورش کی سردار خاں جہان خاں کو لٹیرے مرہٹوں پر عقب سے حملہ کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا اس طرح بیس ہزار مرہٹے تہ تیغ ہوگئے بھاؤ کے پہونچنے کے تیسرے روز احمد شاہ درانی اور نواب نجیب الدولہ وغیرہ ۲۱ ربیع الاول ۱۱۷۴ھ کو پانی پت پہونچگئے شجاع الدولہ بھی شرباشری مجبوری درجہ اپنی دس ہزار فوج سے پانی پت پہنچا اس کے ساتھ ادھر کے ٹھاکر تعلقہ دار گوسائیں بیراگی جن کے ہندو افسر امراؤ گر و ہمت گر تھے ۔

نواب احمد خاں بنگش کی نواب نجیب الدولہ سے کشیدگی تھی جب شجاع الدولہ ادھر سے شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا اور احمد خاں بنگش کو غازی الدین کی تباہی کا بھی یقین ہوگیا تو اس نے نجیب الدولہ سے آشتی کی طرح ڈالی اور شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہوا نجیب الدولہ بہت ہی اونچے خیال کا فرد تھا قومی اغراض کے مقابلہ میں ذاتی غرض او جذبات کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا تھا چنانچہ احمد خاں بنگش نجیب الدولہ سے ملنے آئے تو وہ دور تک خود پیشوائی کو گئے اور شگفتہ چہرہ اور محبت سے لبریز دل سے کر بغل گیر ہوئے اور بھائی کہہ کر خطاب کیا غرضکہ احمد شاہ درانی کی ہمرکابی میں صرف نجیب الدولہ، دوندے خاں، احمد خاں بنگش، شجاع الدولہ، حافظ رحمت خاں نواب محبت خاں، شاہ ولی خاں وزیر اعظم، جہان خاں، شاہ پسند خاں، نصیر خاں، برخوردار خاں وزیراللہ خاں قزلباش، مراد خاں ایرانی نہ نظام الملک کا کوئی نمائندہ تھا نہ اور کسی مسلم صوبہ دار کا وکیل بقول شخصیکہ[1] مٹھی بھر غیور مسلمان قوم افاغنہ جان کی بازی لگا کر دکنی قوت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتے تھے یہ مذکور ہے کہ ۔ درانی سب نہایت جسیم اور زور آور تھے اور سواری میں کسی کے پاس ترکی گھوڑے کے سوا دوسری نسل کا گھوڑا نہ تھا یہ لوگ بڑے محنتی، مضبوط اور جنگ میں مشاق تلوار کے

[1] معلم اللدنی مؤلفہ منشی سدا سکھ لال مطبوعہ نولکشور صفحہ نمبر ۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دہنی روہیلہ ان کے بعد شجاعت اور مردانگی میں درجہ رکھتے تھے مگر شاہ درانی کے پاس سامانِ حرب بھی بہت ہی کم تھا صرف تیس توپیں تھیں جن میں پورے طور پر کام دینے والی صرف بیس ہی تھیں گولنداز بھی اچھے نہ تھے البتہ نواب نجیب الدولہ کے پاس جو بان انداز تھے وہ سب سے بہتر کام کرنے والے تھے جو اس لڑائی میں نہایت مفید چیز ثابت ہوئے۔[1]

راجہ سورج مل | راجہ سورج مل جاٹ نے یہ رنگ جو دیکھا بھاؤ سے بلا کہے سنے اپنے ملک کو لوٹ گیا بھاؤ کے ساتھ غازی الدین، ابراہیم خاں گاردی، فتح محمد خاں گاردی، ملہار راؤ ہلکر، جنکو سندھیہ اپاجی گائکوار، جسونت راؤ پنوار، شمشیر بہادر[2]، بالاجی جادون، راجہ بٹیل سہدیو، بلونت راؤ خسرپورہ، افسر بواس راؤ، انتاجی مانکسر، ہر ایک کے ساتھ ہزارہا سوار اور پیادے تھے اس کے سواپنداروں کے سردار، چرگوری اور رہول سوار اور رتمیان بھاتور اور کچھواہہ جو بھوانی شنکر کے سپرد کر دی گئی دہلی کی حفاظت کے لئے چھوڑ آیا تھا۔

بھاؤ کے ہمراہ مرد میدان ابراہیم خاں گاردی تھا جو سب سے زیادہ بہادر اور خطرناک تھا فرانسیسی جرنیل بسی کا شاگرد تھا اس کی نو دس ہزار فوج بندوقوں سے آراستہ اور یورپ کے قاعدہ سے قواعد داں و شائستہ اور ہندوستان بھر میں بہترین فوج سمجھی جاتی تھی مرہٹوں کے پاس تین سو توپیں تھیں ان میں سو توپیں قلعہ شکن یہ تمام توپ خانہ نہایت آراستہ اور اس کے افسر نہایت عمدگی سے توپوں کو استعمال کرنے والے تھے[3]

آغاز جنگ | ۲۶ راپریل ۱۷۶۱ء کو طرفین کے ہراولوں کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی رہی آخر مرہٹے پسپا ہوئے اور تخمیناً دو ہزار آدمی ان کی طرف کے مارے گئے۔

خزانہ شاہی پر قبضہ | ایک روز رات کے وقت دہلی سے بھاؤ کے لشکر میں بہت بڑا خزانہ آرہا تھا جس کو غازی الدین نے دہلی سے بھاؤ کی معاونت کے لئے بھیجا تھا مرہٹہ محافظ تھے مگر خزانہ غلطی سے نجیب الدولہ

[1] عبرت مضمون ذکر پانی پت کی لڑائی کا: صفحہ ۴۴ [2] شمشیر بہادر پسر باجی راؤ کہ مادرش دخود ہم مسلمان بود فا ریخ احمد صفحہ ۱۲ [3] عبرت مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۱۶۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے مورچہ میں اپنا لشکر سمجھ کر آ گیا مرہٹے نے مرہٹی زبان میں کچھ دریافت کیا پٹھان یہ سمجھ گئے یہ لوگ مرہٹے ہیں فوراً مستعد ہو کر دستہ کو تلوار کی گھاٹ اُتارا اور خزانہ کو فتوحات غیبی سمجھ کر اس پر قبضہ کر

انسدادِ رسد رسانی احمد شاہ درانی مرہٹوں کے مغرب رُخ مقیم تھے نواب نجیب الدولہ کو یہ اہتمام سپر ہوا کہ مرہٹوں کی رسد کو روکا جاتے چنانچہ نجیب الدولہ نے نہایت عمدگی سے مرہٹوں کا قافیہ تنگ کرنے کا بندوبست کیا۔

علاقہ سرہند کا زمیندار آلا جاٹ مرہٹوں کو برابر رسد بھجوا رہا تھا نجیب الدولہ نے ایک فوج دستہ بھیج کر آلا جاٹ کی خدمت رسد رسانی کا خاتمہ ہی کرا دیا۔

شاہ درانی کا انہماک جنگ شاہ درانی رات دن گھوڑے پر سوار رہتا اور ہر حصہ فوج میں خود پہنچ کر تشفی و تسلی

احمد شاہ درانی اور امرائے افاغنہ کو پانی پت میں آئے ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا تھا ہراول کی باہمی جھ کے بعد معمولی چھیڑ چھاڑ جانبین میں ہوتی رہی آخر ۶ جمادی الاول کو احمد شاہ درانی نے مرہٹوں حصار و ذخیرہ پر حملہ کرنا تجویز کیا نجیب الدولہ کو مقدمۃ الجیش بنایا اور جہان خاں و شاہ پسند خاں اُن کا کمکی مقرر کیا ان کے پیچھے حافظ رحمت خاں، نواب دوندے خاں، نواب فیض اللہ خاں کی فوج کو رکھا۔

شجاع الدولہ و احمد خاں بنگش کو ان کا کمکی مقرر کیا اِن کی پشت پر خود بادشاہ اور اشرف الو شاہ ولی خاں رہے۔ نماز ظہر کے وقت حملہ کیا گیا۔

نماز ظہر کے وقت حملہ کیا گیا نجیب الدولہ بان اندازی کرتے ہوئے مرہٹوں کے سنگر تک پہنچ مرہٹوں نے خوب جم کر مقابلہ کیا باقی افواج تو سنگر یعنی حصار کے باہر لڑتی رہیں لیکن نجیب الدولہ دس ہزار فوج مرہٹوں کے حصار میں گھس گئی اور مرہٹوں کو مارتی ہٹاتی ہوئی اُن کے کیمپ کے بازار میں جو کیمپ کے وسط میں واقع تھا پہنچ گئی وہاں مرہٹوں نے چاروں طرف سے اُن کو گھیر لیا شام تک خنجر و تلوار سے بازار کا رزار گرم رہا خون کے ندی نالے بہ گئے مرہٹوں سے میدانِ جنگ پٹ گیا بھاؤ کا سالار بلونت سنگھ جو بیس ہزار مرہٹہ سواروں کا سردار تھا ایک روہیلے کے ہاتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارا گیا۔ شام ہونے پر یہ فوج جو مرہٹوں کے حصار میں محصور تھی اور اس کو کوئی مدد بھی باہر سے پہنچ نہیں سکتی تھی خود تہور اور شجاعت کے کارنامے دکھاتی ہوئی اپنے قیام گاہ کی طرف واپس ہوئی اور اپنے ساتھ مرہٹوں کی توپ جو کیمپ کے عین وسط اور بازار لشکر میں رکھی ہوئی تھی۔ اپنے ساتھ گھسیٹ لائے روہیلہ دس ہزار میں سے چار ہزار بچے تھے مگر ہزارہا مرہٹے اس جھڑپ میں کام آئے مال غنیمت لاتے تھے اس میں ایک "دف" بھی ہاتھ لگا تھا۔ روہیلہ فوج واپس اپنے کیمپ ہو رہی تھی پانچسو جوان حصار کے دروازہ پر رک گئے تھے تاکہ بقیہ روہیلے قرارگاہ کی طرف باطمینان پہنچ جائیں مگر افراتفری میں پانسو کو فوج بقیۃ السیف بھول گئی مگر انھوں نے بہادری کے جوہر ایسے دکھائے مرہٹے پسپا ہوتے اور یہ لوگ مع الخیر اپنے قیام پر دف بجاتے اور گاتے ہوئے شجاع الدولہ کے کیمپ کے قریب ہو کر گذرے شجاع الدولہ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

احمد شاہ درانی کا وقائع نگار لکھتا ہے کہ

"قریب پانصد پیادہ ملازم نواب نجیب الدولہ از زخمہائے شمشیر تو اربائے خون از سر و تن شان رواں دف زناں در قص کناں از لشکر (حصار) شان بر آمد نواب شجاع الدولہ حال جراحت در قص کردن افغانان دیدہ متعجب گشت و گفت کہ آفریں بر جرأت و بہادری ایں جواناں"

گوبند پنڈت بہادری اور دلاوری میں بے مثل گنا جاتا تھا سردار بھاؤ کو معلوم ہوا روہیلہ سردار اور شجاع الدولہ درانی کے علم کے نیچے جمع ہو چکے چنانچہ اس نے گوبند کو حکم دیا کہ افغانی سرداروں اور نواب شجاع الدولہ کے ملک و مال اور اہل و عیال کو برباد کرنے کی غرض سے پایہ تخت دہلی سے پچاس ہزار سپاہ کے ساتھ روانہ ہو جاؤ۔ | گوبند پنڈت

نادر شاہ نے حاجی کریم داد خاں اور حاجی عطائی خاں کو جو قندھار سے حال ہی میں آکر فوج میں داخل ہوئے تھے حسن اتفاق سے اس وقت بادشاہ کے روبرو مودب کھڑے تھے ان کو اشارہ کیا کہ تم ابھی اپنے لشکر کو لے کر سوار ہو جاؤ اور گوبند پنڈت کو قرار واقعی سزا دو ایک پہر دن باقی تھا کہ یہ دونوں سردار چار ہزار جرار سپاہ لے کر نواب عنایت خاں کی رہبری سے روانہ شاہجہان آباد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے دریائے جمن سے پار ہو کر صمدم گوبند پنڈت کے کیمپ پر جا پڑے یہاں گوبند پنڈت خوب مزے اڑا رہے تھے کہ افغانی افسر ایک انبوہ کثیر کے ساتھ بلا کی طرح ان کے سر پر موجود تھے گوبند پنڈت کی سپاہ نے بھی مسلح ہونا چاہا مگر ان کا بدن قابو میں نہ تھا تاہم ایک سخت جنگ ہوئی چار گھنٹے تک برابر وار ہوتے رہے آخر افغانیوں نے نہایت سفاکی کے ساتھ مرہٹوں کو قتل کرنا شروع کیا یہاں تک گوبند پنڈت اپنے اٹھارہ ہزار ہمراہیوں کے ساتھ مارا گیا اور بہادروں میں نام روشن کر گیا دوسرے روز دوپہر کے بعد دن ڈھلے یہ دونوں افسر شاہی لشکر میں حاضر ہوتے شاہ کے سامنے مقتولوں کے سر خرجیوں اور فتراک سے نکال کر ڈال دیے بادشاہ بے حد خوش ہوا اور انعام سے نوازا۔

کریم داد خاں اور سردار عطائی خاں خدا داد ذہانت رکھتے تھے ان کی بہادری اور شجاعت کی دھاک ان کے وطن میں بھی تھی ان کو بہادر سے بڑا شوق تھا اسی خیال سے یہ وارد ہند ہوئے اور داد شجاعت دی اور موقعہ پڑا تو کارہائے نمایاں انجام دیے۔

شبخون ابراہیم خاں گاردی کے بھائی فتح خاں گاردی نے ایک روز مسلمانوں کے لشکر پر شبخون مارنا چاہا لیکن مسلمانوں کے لشکر میں چوکی پہرہ کا انتظام نہایت معقول تھا۔ شبخون ناکام رہا اور بہت سا نقصان اٹھا کر فتح خاں کو واپس جانا پڑا۔

سردار بہادر اور شاہ درانی کی ہر دو فوجیں پڑے پڑے اکتا گئی تھیں روزانہ کے معمولی معرکہ پریشانی کا سبب بن رہے تھے سرداران رد ہیلہ میں سے کچھ لوگ عاجز آ گئے اور کئی بار انھوں نے بادشاہ درانی سے عرض کیا کہ ایک مرتبہ فیصل شدہ جنگ ہو جانے دیجئے یا میدان ادھر ہے یا ادھر لیکن شاہ درانی نے یہ جواب دیا کہ یہ لڑائی کا معاملہ ہے اور تم لوگ واقف نہیں دوسرے کاموں کا تم کو اختیار ہے جو دل میں آئے کرو لیکن یہ امر میری رائے پر چھوڑ دو جنگ کے معاملہ میں جلدی نہ چاہئے دیکھتے رہو کہ یہ بازی کس طرح تمام ہوتی ہے الغرض درانیوں کی سپاہ شب وروز ہر طرف سے چست اور ہوشیار رہتی تھی نتیجہ یہ ہوا مرہٹہ فوج میں رسد کی قلت ہونے لگی نجیب الدولہ نے رسد

لہ عبرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ے کے راستہ مسدود کر دیتے تھے۔

مرہٹہ فوج کے بیس[۲] ہزار آدمی جنگل میں لکڑی لینے کو گئے۔ ان کے مقابلہ میں پانچ ہزار وار جو طلایہ گردی کرتے تھے وہ در آئے۔ ان بیسوں ہزار کو لکڑی اور کھیرے کی طرح کاٹ کر رکھ ان کے پاس جنگی ہتھیار نہ تھے صرف لکڑی کاٹنے کا سامان تھا کچھ لوگ محافظ مسلح ضرور تھے مگر بے خبری میں رات کا وقت تھا یہ لوگ بے آئی کام آئے۔ صبح ہوتے ہوتے نعشوں کا شن دور دور تک نظر آتا تھا مرہٹوں کو خبر لگی فوج میں واویلا پڑا اور خود بھاؤ بھی اس ماجرے سے بدحواس ہو کر مغلوب یاس ہوا۔

ادکی صلح جوئی

بھاؤ نے نواب شجاع الدولہ کے پاس پیام بھیجا کہ تم درمیان میں پڑ کے کسی طرح ہماری صلح کرادو اور بادشاہ کو آمادہ کر دو ہم یہ احسان تا زیست کبھی نہ بھولیں گے اور اپنی پگڑی جو جواہرات یش بہا سے جڑی ہوئی تھی بھیج کر مستدعی ہوا کہ تم بھی اپنی پگڑی میرے واسطے بھیجو اور مجھے اپنا گڑی بدل بھائی آج سے سمجھو اور ایک مٹھی زعفران بھی دی کہ مرہٹوں میں ایفائے عہد کے اقرار کا نشان ہوتا ہے نواب نے اس امر کی اطلاع وزیر اعظم شاہ ولی خاں کی وساطت سے بادشا درانی کے حضور تک پہنچائی بادشاہ نے جواب دیا ہم سردار روہیلہ کے بلانے سے یہاں آئے کہ اس کو اور سب مسلمانوں کو مرہٹوں اور غدار بھائیوں کی اطاعت سے نکالیں ہم کو صرف لڑائی کے بندوبست میں اختیار ہے باقی رہی صلح سو اس کو تم سب سردار جانو جس طرح مناسب سمجھو صلح کی گفتگو کرو[۱]۔

شجاع الدولہ مرہٹوں سے سازباز رکھتے تھے انھوں کے کہنے سے ہندوستان کے میروں کی مجلس کنگاشش منعقد ہوئی۔ نواب شجاع الدولہ، نواب احمد خاں بنگش، نواب افظ رحمت خاں، نواب دوندے خاں، نواب سیف اللہ خاں، نواب عنایت خاں وغیرہ سب نے صلح ہو جانے کو غنیمت سمجھا کیونکہ اپنی قلت و کمزوری اور مرہٹوں کی کثرت و طاقت دری کو سب

---

[۱] ذکر پانی پت کی لڑائی صفحہ ۵۰، معلم العلم ۱۹۵۵ء ج ۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محسوس کئے ہوئے تھے لیکن تنہا نواب نجیب الدولہ نے سب کی مخالفت کی اور کسی طرح صلح پر رضامند نہ ہوئے جب سب نے جنگ کو صلح پر ترجیح دینے کا سبب دریافت کیا تو نجیب الدولہ نے بیان کیا کہ

نجیب الدولہ کی دوربینگاہ | مرہٹہ ایک ایسی قوم ہے کہ جس کے قول وفعل اور اقرار و وعدہ کا کوئی اعتبار نہیں اس وقت حسن اتفاق سے ہم سب ایک میدان میں جمع ہیں مرہٹوں سے لڑکر اور دل کے حوصلے نکال کر عزت کے ساتھ مرجانا زیادہ مناسب ہے کیونکہ پھر ایسا موقعہ میسر ہونا ممکن نہیں اگر خدانخواستہ اس وقت صلح ہوگئی اور شاہ درانی افغانستان کو اور ہم سب اپنے اپنے علاقوں کو رخصت ہوگئے تو بعد میں مرہٹے ہم میں سے ایک ایک کو چن چن کر ہلاک کر ڈالیں گے۔

(باقی آئندہ)

تفسیر مظہری

تمام عربی مدرسوں، کتب خانوں اور عربی جاننے والے اصحاب کے لئے بیمثیل تحفہ

ارباب علم کو معلوم ہے کہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی یہ عظیم المرتبہ تفسیر مختلف خصوصیتوں کے اعتبار سے اپنی نظیر نہیں رکھتی لیکن اب تک اس کی حیثیت ایک گوہر نایاب کی تھی اور ملک میں اس کا ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔

الحمدللہ کہ

سالہا سال کی عرق ریز کوششوں کے بعد آج اس قابل ہیں کہ اس عظیم الشان تفسیر کے شائع ہوجانے کا اعلان کرسکیں اب تک اس کی حسب ذیل جلدیں طبع ہوچکی ہیں جو کاغذ اور دیگر سامان طباعت وکتابت کی وجہ سے بہت محدود مقدار میں چھپی ہیں۔

ہدیہ غیر مجلد جلد اول تقطیع ۲۲×۲۹ ساٹھ روپے جلد ثانی ساٹھ روپے جلد خامس ساٹھ روپے جلد ششم آٹھ روپے جلد ثالث ورابع زیر کتابت ہیں۔

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com